حصہ لیا اور بہت سے علماء وطلباء اور نوجوان عروسِ شہادت سے ہم کنار ہوئے اور افغانستان میں ان جہادی قوتوں کی حکومت کے قیام اور ان کی آپس میں خانہ جنگی کے بعد پاکستان کے یہ اہل دین اور جذبہ جہاد سے سرشار نوجوان کشمیر کے محاذ پر کشمیری مجاہدین اور حریت پسندوں کے ساتھ دادِ شجاعت دے رہے ہیں اور وہاں بھی متعدد پاکستانی جامِ شہادت نوش کر چکے ہیں۔

ظاہر بات ہے کہ یہ جنگی تربیت اور پھر عملاً اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر جہاد میں حصہ لینا، یہ بالکل الگ مسئلہ ہے جو اگرچہ ایک واقعہ اور حقیقت ہے مگر اس کا کوئی تعلق مدارسِ دینیہ میں اسلحے کی یا تشدد کی ٹریننگ سے نہیں ہے۔ کیونکہ کسی مدرسے میں بھی ایسی ٹریننگ نہیں دی جاتی۔

اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جہاد میں سرگرم یہ دینی طلباء اور نوجوان، ملک میں فرقہ وارانہ تشدد اور تصادم میں قطعاً ملوث نہیں ہیں۔ ان میں ان کا ایک فیصد حصہ بھی ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ جو گروہ اس تصادم کا باعث ہیں حکومت انہیں اچھی طرح جانتی ہے، لیکن اس کی مصلحتیں اسے اُن پر ہاتھ ڈالنے سے روکے ہوئے ہیں بلکہ حکومت ان کی محافظ اور پشتیبان بنی ہوئی ہے تاکہ ان کی آڑ میں تمام دینی قوتوں پر وار کرنے کا جواز مہیا کیا جا سکے۔ ان متصادم گروہوں کو بنیاد بنا کر اگر محاذِ جنگ پر قائم جنگی کیمپوں، تربیتی اداروں کو ختم کرنے کی مذموم کوشش کی گئی تو یہ دراصل جہاد سے مسلمانوں کو ہٹانے کی مذموم کوشش ہوگی جو امریکہ بہادر کو خوش کرنے کی ایک بدترین حرکت ہوگی۔ اس سے کشمیر کا موجودہ جہاد سخت متاثر ہوگا اور ان مسلمانوں پر بھی ظلم عظیم، جو اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے جہاد کے عظیم مشن کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ یہ نوجوان، دہشت گرد اور تشدد پسند نہیں۔ بلکہ اسلام کا عظیم سرمایہ ہیں جنہوں نے اپنی قربانیوں سے جہاد کے اس فراموش شدہ جذبے کو زندہ کیا ہے جو مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ کی بحالی اور ان کی عزت و سرفرازی کا واحد ذریعہ ہے۔ اسی سے مظلوم مسلمانوں کو کفار کے ظلم و ستم سے نجات دلائی جا سکتی ہے اور اسی جہاد سے ہی امریکہ کے استعماری عزائم کو ناکام بنایا جا سکتا ہے، جیسا کہ اسی جہاد سے سوویت یونین کو پیوندِ خاک کیا گیا ہے۔

مدارس کے ساتھ بیرونی امداد اور اس کی حقیقت

ذمہ دارانِ حکومت دینی مدارس پر بیرونی امداد کا الزام بھی لگاتے ہیں۔ جہاں تک "بیرونی امداد" کا تعلق ہے، اس کے بارے میں بھی اصل حقیقت یہ ہے کہ جمہور اہل سنت والجماعت کے کسی مدرسے کو بھی اس طرح بیرونی امداد نہیں ملتی جو اس کا متبادر (عمومی) مفہوم ہے یعنی کوئی حکومت اپنے مخصوص مقاصد

کے لیے انہیں امداد دے اور ان سے وہ کام جو وہ لینا چاہتی ہو۔ اس طرح کا بیرونی سہارا کسی بھی سنّی مدرسے کو حاصل نہیں ہے۔ البتہ یہ بات ضرور ہے کہ دینی مدرسوں کو "بیرونی امداد" ملتی ہے اور وہ اسے لیتے اور استعمال کرتے ہیں۔ لیکن یہ بیرونی امداد بالکل ایسے ہی ہے، جیسے ملک کے بہت سے رفاہی اداروں کو بیرونی امداد، خالص انسانی ہمدردی کی بنیاد پر ملتی ہے اور وہ اسے قبول کرتے ہیں۔ دینی مدرسوں کو بھی یہ امداد یقیناً ملتی ہے، لیکن کسی بھی دنیاوی یا سیاسی مصلحت کے لیے نہیں، بلکہ صرف دینی نشر و اشاعت اور اس کی تعلیم و تدریس کی غرض سے ملتی ہے۔

رفاہی اداروں کو تو پھر بھی بعض حکومتوں کی طرف سے بھی امداد ملتی ہے جو پاکستان ہی کے باشندے ہیں اور وہ اللہ کی رضا کے لیے اپنی زکوٰۃ و صدقات کا مصرف پاکستان میں تلاش کرتے ہیں اور اپنی معلومات کے مطابق مستحق اداروں کو اپنی امداد سے نوازتے ہیں۔ اسی طرح بیرون ملکوں کے دین دار لوگ بھی پاکستان کے دینی اداروں کی محض اس بنیاد پر امداد کرتے ہیں کہ پاکستان ہماری نسبت غریب ملک ہے اور وہاں دینی ادارے کسمپرسی کا شکار ہیں اور اپنی تعلیمی و تبلیغی مقاصد کی تکمیل کے لیے بجا طور پر امداد کے مستحق ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ پوری طرح تصدیق کرنے کے بعد تعاون کرتے ہیں اور بعض اہل خیر تو خاص طور پر خود پاکستان آتے ہیں ادارے کی کارگردگی کو دیکھنے اور مختلف ذرائع سے اس کی بابت تحقیق کرتے ہیں اور مطمئن ہوتے کے بعد محض اللہ کی رضا کے لیے ان کی امداد کرتے ہیں۔ اس میں ایک فیصد بھی کوئی دوسری غرض شامل نہیں ہوتی۔ دینے والوں کے دل ہیں، نہ لینے والوں کے دل ہیں۔ اس طرح کی "بیرونی امداد" سے یقیناً پاکستان کے دینی ادارے فیضیاب ہو رہے ہیں اور اس سے خیر اور بھلائی کے بہت سے کام ہو رہے ہیں، یتیموں کی سرپرستی اور کفالت ہو رہی ہے، بہت سی جگہوں پر ہسپتال قائم ہیں جہاں غریبوں اور ناداروں کو علاج کی سہولتیں حاصل ہیں اور دین کی تعلیم و تدریس اور تبلیغ و دعوت کا کام ہو رہا ہے۔

خود حکومت کے زیر سایہ، اسلام آباد میں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کیا ہے؟ کیا اس کے بیشتر اخراجات عرب حکومتیں مہیا نہیں کر رہی ہیں؟ فیصل مسجد کی تعمیر میں جس میں یہ یونیورسٹی قائم ہے، جو اربوں روپیہ خرچ ہوا ہے وہ کس نے مہیا کیا ہے؟ کیا وہ سعودی حکومت نے مہیا نہیں کیا؟ کیا سعودی حکومت نے اس سے کوئی سیاسی مفاد حاصل کرنے کی کبھی کوشش کی ہے؟ بعض ہسپتال حکومت کی سرپرستی میں عرب حکومتوں کے تعاون سے چل رہے ہیں۔ کیا انہوں نے کبھی کوئی سیاسی یا کسی اور قسم کا مفاد حاصل کیا ہے؟ نہیں، یقیناً نہیں۔ وہ سارے کام اسلامی اخوت کی بنیاد پر کر رہے ہیں۔ پھر آخر "بیرونی امداد" کے نام پر اس شور و غوغا کا کیا جواز ہے؟ جس کی حقیقت اس کے سوا کوئی نہیں جو ابھی مذکور ہوئی ہے۔

الحمد للہ اہل سنت کے مدارس نے اس بیرونی امداد کو جو حکومت کی بجائے صرف افراد سے وصول ہوتی ہے، دینے والوں کی نیت کے مطابق دینی مقاصد پر ہی خرچ کیا ہے اور کرتے ہیں۔ اس سے نہ اسلحہ خریدا جاتا ہے، نہ طلباء کو تشدد کی ٹریننگ دی جاتی ہے، نہ فرقہ واریت کو فروغ دیا جاتا ہے۔ اس امداد کو انہوں نے استعمال کیا ہے تو صرف اور صرف دینی اور دینی مقاصد ہی کے لیے استعمال کیا ہے۔

مدارس کی آمد و خرچ کا حساب و کتاب اور اس کا آڈٹ

جہاں تک دینی مدارس کی آمد و خرچ کے حساب و کتاب کا تعلق ہے، اس کی بابت عرض ہے کہ تمام بڑے بڑے دینی مدرسے اور ادارے، اپنا مکمل حساب رکھتے ہیں بلکہ سالانہ آڈٹ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ حکومت کا منظور شدہ کوئی چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ یہ کام سرانجام دیتا ہے۔ وہ اپنے آڈٹ کی رپورٹ دیتا ہے اس اعتبار سے ہی ان کا کردار صاف اور بے غبار ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو لوگ انہیں کبھی اپنا تعاون پیش نہ کریں۔ لوگ اس اعتماد کے بعد ہی ان سے تعاون کرتے ہیں کہ ان کی دی ہوئی رقم صحیح مصرف پر ہی خرچ ہو رہی ہے اور ایک ایک پائی کا حساب ان کے ہاں موجود ہے۔ لیکن یہ دینی ادارے حساب کتاب میں حکومت کی مداخلت کے اس لیے خلاف ہیں کہ جس حکومت کے اپنے ہاتھ صاف نہیں ہیں، انہیں دوسروں کا حساب کتاب دیکھنے کا حق کیوں کر دیا جا سکتا ہے؟ حکومت پہلے زندگی کے دوسرے شعبوں میں اپنی صحیح کارکردگی پیش کرے، اہل ملک کے بارے میں اپنی خیر خواہی کا ثبوت مہیا کرے اور اپنی غیر جانبداری تسلیم کرائے تو پھر دینی مدارس بھی یقیناً ع "آن راکہ حساب پاک است، از محاسبہ چہ باک" کے مصداق حکومت کا حقِ احتساب تسلیم کرنے کے لیے تیار ہوں گے۔

مدارس دینیہ کے خلاف عالمی استعمار کی سازش

موجودہ حالات میں تو وہ کسی طرح بھی اپنے معاملات میں حکومت کو دخل اندازی کا حق دینا پسند نہیں کرتے اور واقعۃً حکومت اسی حق کی اہل بھی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ بجا طور پر سمجھتے ہیں کہ دینی مدارس کے بارے میں حکومت کی ہاہا کار، یہ کسی کے اشارۂ ابرو کا نتیجہ ہے۔ حکومت صرف اداکار ہے، ہدایت کار کوئی اور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دینی مدارس کے بارے میں حکومت کے کارندوں کا شور وغوغا، صرف